[illegible]

[illegible]

۴۸۶

یادگارِ توفیق

معروف

کلامِ توفیق

جسمیں

حضرت مولانا مولوی جلال الدین سید مرحوم و مغفور کی غزلیات ہمریان اور
طرز ہمہ رنگ مثلث و مخمس وغیرہ وقتیہ گانیکی جیزین بہت مشہور
و معروف کا عمدہ انتخاب حسب فرمایش شائقین بانکین عمدہ و اصلاح

حسبِ ترتیب

کمترین یار آگین محمد شمس الدین کتب فروش حیدرآباد دکن

باہتمام سید جہانگیر صاحب تاجر کتب بازار سید ی عنبر حیدرآباد دکن

سنہ ۱۳۴۳ ہجری

فی جلد قیمت پختہ ۲ ر

صرف ... مطبع نیر کا ... میں طبع ہوا

فہرست کتب مرتبہ مولفہ محمد شمس الدین کتب فروش حیدرآباد دکن سابق بازار پتھر گٹی

جلوۂ احمدی چہار حصہ عمدہ اور چنے ہوئے جدید و قدیم قصائد نعت و معجزات و مخمس و مسدس و سلام وغیرہ کا مجموعہ کلام مقبول عام ہے قیمت حصہ اول ۶ر دوم ۶ر سوم ۶ر چہارم ۶ر

گلدستہ احمدی دو حصہ اس مین بھی شایق حیدرآبادی اور ممتاز و اکبر اور دیگر شعرا نامور کے نعتیہ قصائد کا مجموعہ انتخاب ہے اور از حد مقبول ہے قیمت ہر حصہ ۶ر

باغ محمدی اسمین واحد حیدرآبادی اور جناب ہاتف صاحب حیدرآبادی کے اور دیگر شعرا کے قصائد درج ہین اور مقبول عام ہین قیمت ۶ر

بیاض مدینہ اسمین عالیجناب حکیم حاجی عاشق حسین صاحب ابو العلائے متخلص بہ ہاتف حیدرآبادی کے نعتیہ غزلیات اور قصائد درج ہین جو مشہور عام ہین قیمت فی جلد ۵ر

گلدستہ شہید ناز حصہ اول و دوم یہ گلدستہ از حد مشہور و مقبول ہین حصہ اول مین صدہا شعرا جدید و قدیم کے مشہور و معروف اور نادر غزلیات درج کئے گئے ہین اور حصہ دوم مین علاوہ غزلیات کے بڑے بڑے پارسی تھیٹر کمپنیونکے کھیلے ہوئے ڈرامونکے منتخب گائن درج کئے گئے ہین اور جو فونو گرافونمین بھر گئے ہین قیمت ہر حصہ ۶ر

محفل خواجہ ۔ حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمتہ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ بندہ نواز رحمتہ اللہ علیہ کے شان مین بہت سے گلدستون سے عمدہ عمدہ اور نعتیہ غزلیات انتخاب کئے گئے ہین قیمت ۴ر

خیال حسینان فریاد عاشقان نام سے ظاہر ہے کہ اسمین بالکل جدید شعرا کے چیدہ چیدہ غزلیات طبع کئے گئے ہین اور اسقدر مقبول ہوا کہ ہاتون ہاتھ فروخت ہوگیا اب مکرر طبع ہو رہا ہے اسمین ایک مسدس بہت مشہور جو نایاب تھا درج کیا گیا ہے کہ۔

آہستہ برگ گل بہ فشان بر مزار ما
بس نازک است شیشۂ دل کنار ما

اب خریدو نہ خریدو آپکو اختیار ہے قیمت ۴ر

یادگار توفیق معروف بہ کلام توفیق۔ حضرت توفیق مرحوم و مغفور سے اور اونکے کلام سے کون واقف نہین آپکا دیوان شایع ہوا تھا لیکن صدہا شایقین کو دستیاب نہ ہوا محروم رہے اب یہ مختصر گلدستہ محمد شمس الدین کتب فروش نے شایقین کے فرمایش پر مرتب کرکے طبع کیا ہے تاکہ کوئی صاحب محروم نہ رہین اور حضرت توفیق کے کلام سے لطف حاصل فرماوین قیمت ۲ر

حالات حضرت خواجہ بندہ نواز رحمتہ اللہ علیہ مختصر حالات حضرت خواجہ صاحب کے بڑے بڑے کتب سے اخذ کرکے مع نقشہ جات طبع کئے گئے ہین جو قابل دید ہین قیمت فی جلد ۶ر

ملنے کا پتہ سید جہانگیر تاجر کتب بازار شیدی عنبر حیدرآباد دکن۔ محمد برہان الدین تاجر کتب اندرون افضل دروازہ مارکٹ حیدرآباد دکن۔ سید عبد القادر تاجر کتب چارمینار حیدرآباد دکن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

غزلیات حضرت توفیق مرحوم و مغفور

وحدت مین نور تیرا کثرت مین نور تیرا — وان بھی ظہور تیرا یان بھی ظہور تیرا
شانِ ازل ہے تجھ مین سیرِ ابد ہے تجھ مین — اول ظہور تیرا آخر ظہور تیرا
موسٰی نے جسکو دیکھا تھی وہ تیری حقیقت — جلوا نگہ تجلّی تھا کوہ طور تیرا
پیدا جو تو نہوتا کون و مکان نہ ہوتے — مشتق ہین جس سے سب وہ مصدر ہے نور تیرا
وہ صدر انبیائے مرسل ہے ذات تیری — ہے علم اولین مین اول صدور تیرا
اُمتکی مغفرت مین کیون دیر ہو تو کیون ہو — رتبہ غفور کا تو رب غفور تیرا
اے فخر جہان عالم جب خود تہے دو عالم — آئینۂ دو عالم تھا ایک نور تیرا
یکتا ہے تو تو کیون ہو شرکت پسند تجھکو — تھا یہہ سبب کہ تجھ سے سایہ تھا دور تیرا
منظور تھا کہ دیکھے تفصیل کا تماشہ — اجمال سے یہان تک آیا جو نور تیرا
تنزیہ مین بھی تو ہے تشبیہ مین بھی تو ہے — گویا کہ یکسان ہے غیب و حضور تیرا
توفیق روزِ محشر اتنا کوئی سنادے — لے شاد ہو کہ حق بخشا قصور تیرا

غزل

اوس نے کہا ہستی تیری مین نے کہا جلوا تیرا — اوس نے کہا یہہ ہستی مین نے کہا پردا تیرا
اوس نے کہا جانا میرا مین نے کہا میری اجل — اوس نے کہا یہ زندگی مین نے کہا آنا تیرا
اوس نے کہا شامِ بلا مین نے کہا گیسو تیرے — اوس نے کہا صبح صفا مین نے کہا چہرا تیرا
اوس نے کہا بارانِ غم مین نے کہا رونا میرا — اوس نے کہا برق ستم مین نے کہا ہنسنا تیرا
اوس نے کہا تو کون ہے مین نے کہا نقش قدم — اوس نے کہا منزل تیری مین نے کہا کوچا تیرا

اوس نے کہا کیا کام ہے میں نے کہا خدمت تیری
اوس نے کہا دل لیگیا میں نے کہا ہاں لیگیا
اوس نے کہا کیا دین ہے میں نے کہا الفت تیری
اوس نے کہا کس سے گلہ میں نے کہا تقدیر سے
اوس نے کہا شب کون تہا میں نے کہا توفیق تھا

اوس نے کہا کیا نام ہے میں نے کہا بندہ تیرا
اوس نے کہا وہ کون تھا میں نے کہا غمزہ تیرا
اوس نے کہا کیا تیر من ہے میں نے کہا سودا تیرا
اوس نے کہا تقدیر کیا میں نے کہا منشا تیرا
اوس نے کہا وہ کون ہے میں نے کہا شیدا تیرا

غزل

دائتی جو ہر جو کوئی نکلا میرے بعد
جسطرح مٹگئی ہستی میری مانند خیال
مرگ سے پہلے ہی یارب کہیں مرجاؤں میں
بجلیاں دیکھ کے کانونکی تڑپ جائینگے وہ
کشتۂ ناز کہاں مجھسا ملیگا کوئی
ایسا گم گشتہ رہوں بعد فنا بھی یارب
چاہتے ہیں کہ فنا سے بھی فنا ہوجاؤں
میرے دل سا نکلا کوئی نشانہ جو اونہیں
قبر پر بیٹھے ہوئے کرتے ہیں ذکر لب یار
آتش افروز ئے غم ساری میرے دم تک ہی تہی
کرے پابند سر خواب لحد میں مجھکو
مرنیوالا کوئی مجھسا نہ ملیگا توفیق

آسمان بیچ لگیا رسم جفا میرے بعد
کوئی یون بے سروسامان نہ مٹا میرے بعد
ڈہونڈتے آئے مجھے میری قضا میرے بعد
خون رلائیگا اونہیں رنگ حنا میرے بعد
کسکا کاٹیگی گلا تیغ ادا میرے بعد
نکلے قبر کو بھی میرا پتا میرے بعد
کرتے ہیں وہ میرے مٹنے کی دعا میرے بعد
توڑ کر پھینک دئے تیر ادا میرے بعد
چارہ گر لائے میرے آب بقا میرے بعد
ایک شعلہ بھی جگر سے نہ اٹھا میرے بعد
چلے یاد در تنگ افسانہ میرا میرے بعد
بیٹھکر قبر پہ روئیگی قضا میرے بعد

غزل

کیوں فریب زلف کہا یا سایہ زنجیر پر
بہر آرایش مجھے کیا حاجت احسان غیر
ہنس پڑے وہ دیکھکر میرے جنون شوق کو
رنگ بہیا مالی غیرت کا پردہ رکھ لیا

ہنستی ہے دیوانگی عقل جنون تاثیر پر
آئینہ ہے خود میری حیرت میری تصویر پر
گر پڑی بجلی تڑپکر خانۂ زنجیر پر
دامن حیرت نے پردہ ڈالکر تصویر پر

لغزش پائے نگاہی حسرت افتادگی
گر پڑے اشک ندامت دامن تقصیر پر

ہیں جنون شوق کی رسوائیان تقدیر مین
خط پیشانی لکھا لائے تھے ہم زنجیر پر

پھر نگاہ ناز ڈالی اوس نے مجھ پر ناز سے
موت کا پیغام پھر ظالم نے بھیجا تیر پر

ضعف نے اظہار بینائی کا پردہ رکھ لیا
ہے گمان خامشی اونکو میری تقدیر پر

کیون نہو نشو نما ہے عالم دیوانگے
چشم تر برسی ہے برسون دانۂ زنجیر پر

دیکھکر حسن بیان شمع پر گرم سخن
گر پڑا پروانہ میرے شعلۂ تقریر پر

دیکھکو توفیق نیرنگ گداز شوق دل
بن گئین حیرانیان شبنم گل تصویر پر

غزل

عرض کی مین نے کہ تم پر دل ہے دیوانہ میرا
ہنسکے فرمایا کہ کس سر مین نہین سودا میرا

عرض کی مین نے کہ کیا تھی سرگذشت کوہ طور
ہنسکے فرمایا کہ وہ بھی اک کرشمہ تھا میرا

عرض کی مین نے خدا کیواسطے ملئے کہین
ہنسکے فرمایا بہت دشوار ہے ملنا میرا

عرض کی مین نے کہ شمع بزم رعنائی ہین آپ
ہنسکے فرمایا کہ ہے تو ہی تو پروانا میرا

عرض کی مین نے کہ ہے دل بھی تو آخر کوئی شئے
ہنسکے فرمایا کہ ہان ہے آئینہ خانہ میرا

عرض کی مین نے کہ پنہان ہو پر آتے ہو نظر
ہنسکے فرمایا کہ ہان پردہ مین ہے جلوا میرا

عرض کی مین نے کہ کیون مرتا ہے توفیق آپ پر
ہنسکے فرمایا کہ ہے عاشق بڑا شیدا میرا

غزل

ملگیا اعلیٰ سے جو ادنیٰ وہ اعلےٰ ہو گیا
شامل دریا ہوا قطرہ تو دریا ہو گیا

چارہ سازی خود کمال سوز غم نے کی میری
داغ خود ناسور زخم دلپہ پھاہا ہو گیا

کردی اونکو میرے مرگ نامرادی کی خبر
اسطرح کچھ کھنچکے نکلا دم کہ نالا ہو گیا

حسرت مردہ نوید قتل سنکر جی اوٹھی
ہونٹکا پیغام اعجاز مسیحا ہو گیا

ایک ہی پایا فریب ناز حسن و عشق نے
سایۂ مجنون سواد چشم لیلا ہو گیا

باب مطلب کی کہانی لکھ رہگئی ہنگام وصل
مدعائے دل زبان پر آکے کانٹا ہو گیا

ہو گیا توفیق دل محو کمال آرزو
ہوتے ہوتے قطرۂ ناچیز دریا ہو گیا

غزل

ہون ہوس مندِ جنون مشرب ہے زنجیر میرا
ہے میرا حلقۂ زنجیر پیمانہ میرا

بادہ کش ہون اوجِ محرومی ہے میخانہ میرا
ہے برنگِ آسمان گردش مین پیمانہ میرا

خالِ روے آرزو ہے تیرہ سامانی میری
سایۂ گیسوئے حسرت ہے سیہ خانہ میرا

لے گیا شوقِ عدم کیا تیز دنیا سے مجھے
رہ گیا پیچھے بشکلِ گرد افسانہ میرا

ہون ازل سے بادہ پیماے پریشان خاطری
موجِ زلفِ منتشر ہے خطِ پیمانہ میرا

اُٹھ گیا جب مین تو شکلِ نالۂ فریادِ غم
رہ گیا باقی زبانِ نے پہ افسانہ میرا

سمندِ کاؤس ہے میری گلیمِ بیکسی
ساغرِ جمشید ہے جامِ گدایانہ میرا

مین وہ بیکش ہون کہ میری گردشِ تقدیر سے
صورتِ گرداب ہے چکر مین پیمانہ میرا

کیون نہ رنگِ کامیابی لاے ناکامی میری
داستانِ حسرتِ دشمن ہے افسانہ میرا

پائمالی ہون مین شرمِ گردشِ تقدیر سے
ہے بشکلِ کاسۂ گرداب پیمانہ میرا

دل نشینِ اتقا ہے آرزوئے معصیت
ہم کنارِ کعبہ ہے توفیق تبخانہ میرا

غزل

کشمکشہاے جنون سے دل جو پھر گھبرا گیا
پھر خیالِ زلفِ جانان بیڑیان پہنا گیا

چھین کر کسکی نگاہِ فتنہ پرور لے گئی
کیا بتاؤن کیا ہوا پہلو سے دل کیا ہو گیا

ہاے کیا ہنگامہ آرا تھی جدائی کی گھڑی
ہم ادھر روتے رہے اور دل ادھر روتا گیا

کر لی کچھ ہم نے بھی مشقِ بیقراری ہاے شوق
دل کے صدقے مین ہمین بھی کچھ تڑپنا آگیا

واے رسوائی کہ بعدِ مرگ بھی لاشہ میرا
میرے ہی دامانِ رسوائی مین کفنایا گیا

حسرتِ خونِ گشتہ کا افسانہ مین کب تک سنون
اے ہجومِ یاس اب بس کر کہ جی گھبرا گیا

آج ہی قسمت سے قاتل بھی تماشہ خواہ ہے
اچھی اے دل تڑپ لے جس قدر تڑپا گیا

شادمانی سے مری بخشا جو دردِ دل مجھے
زخم کے مانند ہنسنے مین بھی رونا آگیا

رو نیوالا کون تھا توفیق میرے قبر پر
ابر آکر کیا قطرے اشک کے برسا گئین

غزل

خجل تہا دل سے ارمان اور دل مجہسے پشیمان تہا
یہ کیسا دل تہا پہلو مین یہ کیسا دل مین ارمان تہا

نہ مدرتی کبہی جوشش کدورت سے میری وحشت
مرا دل بہی کبہی پہلو مین مرے اک بیابان تہا

مرا ہر رنگ شاہد تہا میری آشفتہ حالی کا
کبہی مین دست وحشت تہا کبہی چاک گریبان تہا

کبہی رو رو کے مری داستان کہتی تہی ہر بلبل
کبہی مین بہی رفتۂ رنگ گلستان تہا

ہوا کیا کافر زلف صنم دل ہو گیا کیونکر
ابہی پابند ایمان تہا ابہی ظالم مسلمان تہا

کہچا رہتا تہا سر سے نہ کہ چشم شوق مین برسون
مرا رنگ پریدہ جب غبار کوے جانان تہا

جو تہا بہی تو غم ناکامی ارمان و حسرت تہا
دگر نہ دل مین ائے توفیق حسرت تہی نہ ارمان تہا

غزل

کشتۂ ابرو کیا دکہلا کے عارض یار کا
پہول کے بدلے فلک نے پہل دیا تلوار کا

زار ہون ایسا کہ پیرہن دیکہے رہتا ہون نہین
بار ہے میرے لیے سایہ میری دیوار کا

داستان طول عمر خضر کہتے ہین جسے
مختصر افسانہ ہے زلف دراز یار کا

روز و شب اونسے رہا کرتی ہے خلوت بام پر
ہے بلند ہر ستارہ طالع اغیار کا

سبز ہو کر کشتۂ بیداد سوئے چمن سے
زخم کہائے تیر کے پانی پیا تلوار کا

پردۂ تحقیق کیا کرتے ہین زاہد یاد بت
سبحہ مین رکہا کرتے ہین دورہ رشتۂ زنار کا

رو رہا ہون اک سپہر حسن کی رفتار پر
ہے گمان اشک روان پر کوکب سیار کا

ناتوانی کا پڑا ہے دام ایسا پاؤن مین
رنگ بہی اب اڑ نہین سکتا ترے بیمار کا

کس لیے اک حال پر رہتا نہین میرا مزاج
مین بہی کیا کوئی تلون ہون مزاج یار کا

وجہ ایذاے ستمگارونکی شادی غیر کو
زخم رو دیتے ہین ہنسا دیکہکر سوفار کا

رحم بہی خالی ستم سے ہے مرے قاتل کا نہین
پانی اٹہتا یا وہان زخم مین تلوار کا

رو دے جانان کیون نہو توفیق گلنار خلیل
پہول ہے ہر ایک شعلہ آتش رخسار کا

غزل

نہ کوئی آرزو نکلی نہ ارمان ہوس نکلا
مقدر بہی مرا مری طرح سے ستمگر نکلا

رہائی عمر بہر کی لگئی شوق اسیری سے
تقاضا نکر دل بلبل سے ارمان قفس نکلا

دہن تک آتے آتے عمر آخر ہو گئی آخر
کہ نالہ دل سے نکلا بھی تو مانند ہوس نکلا

گمان تھا شعلہ ہائے برق کچھ اور ہے لیکن
ہمارا آشیان توفیق مشت خار و خس نکلا

غزل

دل کو امید کہ قابو سے نکل جاؤنگا
انکو یہ ضد کہ ابھی خاک مین مل جاؤنگا

نزعین ڈہل گئی گردن میری ڈہل جانیدو
مین کوئی سایہ نہین ہون کہ جو ڈہل جاؤنگا

کسطرح رکتی ہے دیکھون مین زنجیر جنون
صورت نالہ مین زندان سے نکل جاؤنگا

لپٹے ہین آج گلے سے وہ ہٹ اے بیتابی
اپنے قابو سے مین خود آپ نکل جاؤنگا

کس طرح اپنی گلی سے وہ نکالینگے مجھے
حسرت غیر نہین ہون کہ نکل جاؤنگا

ہون وہ وحشی کہ مجھے مرگ سے بھی وحشت ہے
توڑ کر تختۂ تابوت نکل جاؤنگا

میرے کہنے سے تیری بات وہ سن لے کیونکر
مین بھی اے دل کوئی فقرہ ہون کہ چل جاؤنگا

نخل باروت کی صورت ہون سراپا شمع
جب جلاؤگے مجھے آپ ہی جل جاؤنگا

پرورش یافتہ چشم وفا ہون توفیق
نظر یار نہین ہون جو بدل جاؤنگا

غزل

حسن سے اونکو شکایت کیون مجھے رسوا کیا
حسن کو اونسے گلہ کیون مجھکو بے پردا کیا

تو وہ دریا ہے کہ جس سے غیر ہون سیراب وصل
مین وہ تشنہ ہون کہ ساحل پر کہڑا ترسا کیا

دیکھنا حیرت پسندی تجاہلہائے ناز
جب مجھے دیکھا تو پہر دن آئینہ دیکھا کیا

شکل عنقا ہی سہی مل تو گئی شہرت مجھے
میری گمنامی نے آخر نام تو پیدا کیا

انقلاب شوق نے دیکر فریب اضطراب
موج دریا کو بنایا موج کو دریا کیا

وہ نہ آئینگے نہ آئینگے مگر اے جذب دل
پہلے یہہ بتلا مجھے ظالم کہ تو نے کیا کیا

بیٹھے بیٹھے خونچکان ہونے لگے پہر زخم دل
پہر نگاہ رخنہ گر نے راستہ پیدا کیا

اضطراب غم مین بھی چھوٹا نہ انداز خوشی
دل ہر برق تبسم کسطرح تڑپا کیا

کرلیا دامن کا آڑ آنکھین جھکالین شرم سے
کس ادا سے منہ چھپایا ہائے کیا پردا کیا

لیکے نکلا اونکو بھی توفیق ساتھ اچھا کیا
یار کے تیر نظر نے کام تو اچھا کیا

غزل

دی ہین دو آنکھین خدا نے تا بشر ہر گام پر
ایک نظر آغاز پر رکھیے تو ایک انجام پر

کیون نہ اس جینے پہ مرنیکی تمنا ہو ہمین
رشک ہے آسودگان خاک کے آرام پر

خوب چمکین بجلیان جھلکی جو ساغر مین شراب
خوب برسا ابر مے رندان مے آشام پر

ہو گئین بے ہوش آغوش ہوائے دید مین
پاؤن بھی رکھنے پائی تھین نگاہین بام پر

ستیونکو اپنی مے مین جلوہ افگن دیکھکر
لوٹ جاتی ہے نگاہ مست ساقی جام پر

دیکھ لی تھی مے مین اکدن رخ ساقی کی جھلک
اجتک چھائی ہوئی حیرت ہے چشم یار پر

کیا توقع چھوٹ جائینگے ہم اس صیاد سے
جان دیتی ہو اسیری آپ جسکے دام پر

آگیا ہے شام ہی سے آج وہ خورشید وش
صبح کا دھوکا ہے اے توفیق میری شام پر

غزل

رکھا ہے پہلو مین دلکو ہم نے اسی غرض سے اٹھا اٹھا کر
علاج پوچھینگے اس مسیحا سے اسکی چوٹین دکھا دکھا کر

یہ آج کیا ہو گیا الٰہی نہین گذرتی شب جدائی
تھکے سب آخر بجانے والے گجر بجا بجا کر

مکان تنگ پھر وہ ملتے براہ گردون کا یا الٰہی
ہزارون بار اس نے کام ایسے بگاڑ ڈالے بنا بنا کر

بگڑتے ہم سے اگر وہ پردہ تو ہم بھی مرتے نہ اپنا اتنا
خود اپنے ہاتھون سے ہمین رسوا وہ منہ کو چھپا چھپا کر

ہو نخل تابوت بھی چناری کفن کا بھی رنگ آتشین ہو
کسیکے رنگ حنا نے مارا ہے آگ دل مین لگا لگا کر

کہان ہے کچھ اپنے ہوش مین آ تجھے یہ توفیق ہو گیا کیا
تو اور یہ وصل کی تمنا خدا خدا کر خدا خدا کر

غزل

پہونچتی ہے جگر مین ڈوبکر ظالم رگ دل پر
گمان نشتر کا ہوتا ہے نگاہ نازِ قاتل پر

خدا حافظ ترا اے پاس خودداری چلے اب ہم
کھڑا ہے منتظر ارمانِ رسوائی درِ دل پر

ہوا برباد میرے دل مین آکر مجمع حسرت
لٹا یہ کاروانِ غم پہنچکر اپنی منزل پر

رہائی کسطرح قیدِ پریشانی سے حاصل ہو
خیالِ زلف پے در پے سلاسل ہے سلاسل پر

ہو جاتی جو بعد ذبح حائل شرم رسوائی
نکل جاتی تمنا لوٹنے کی پائے قاتل پر

ہوا کرتا ہے شورِ غم بھی شاید باعثِ شادی
چمن مین گل ہنسا کرتے ہین فریادِ عنادل پر

رہا کرتا ہون غرقابِ ندامت خشک بختی سے — میان بحر ہون مین اور میری کشتی ہے ساحل پر
پھرا کرتا ہے میری گردشین نظارہ دریا کا — رہا کرتے ہین جیکہ صورتِ گرداب ساحل پر
برا ہوا اس فریب بدگمانی کا کہ لیلے کو — غبار خاک مجنون کا گمان ہے گرد محمل پر
رہی زندان مین بھی ہمراہ میری تیرہ سامانی — گمان دودۂ پیچیدہ رہا مجکو سلاسل پر
چھری پھیری ہوئی ہے توفیق گویا دست قاتل مین — لہو نے میرے کیا کیا گل کھلائے تیغ قاتل پر

غزل

بل کھا رہی ہے کاکل جانانہ دوش پر — گویا کہ ایک سانپ ہے مستانہ دوش پر
رکھتا ہون مین مرقع حسن پری رخان — پھرتا ہون ساتھ لیکے پریخانہ دوش پر
اک جام بادہ ہاتھ مین لیکر مین کیا کرون — مےکش ہون آج کہدے ساقیا میخانہ دوش پر
تنکہ سمجھ کے کاہ کا کوہ فراق یار — رکھیگی میری ہمت مردانہ دوش پر
کہدے کوئی کہ صبح ہوئی آکے بزم سے — لیجائے شمع میت پروانہ دوش پر
بجھا ہے شمع ساعد پرنور یار کو — گرتا ہے بار بار جو پروانہ دوش پر
توفیق دور چرخ سے وارستہ ہین وہ آج — تلوار کل جو رکھتے تھے مردانہ دوش پر

غزل

ہے خیال حبّ ازل سے جاگزین شوق دل — دامن قسمت مین ہم لائے ہین پتھر باندھکر
بعد مدت چارہ بلبل کیا صیاد سے — زخم پر پٹی کی جا برگ گل تر باندھکر
دولت دنیا نہین دنیا مین کس کسکو عزیز — غنچے بھی اپنی گرہ مین رکھتے ہین زر باندھکر
نیستِ قسمت دی کیا توفیق مجکو بھی تو کب — اٹھہ گیا جب کاتب تقدیر دفتر باندھکر

غزل

قاعدہ ہے جس جگہ جمکے بیٹھے اہل فراغ — جس جگہ روشن ہوا اپنا آپ دشمن ہے چراغ
کیا بجھائیگی ہوائین آکے بالین مزار — داغ ہم رکھتے ہین دل مین نذر مدفن ہے چراغ
ایک ہی جلوہ ہے ہر شے کے لیے اصل وجود — جسطرح ہر انجمن مین اصل روغن ہے چراغ
آپ سمجھاتے ہین اپنون کے لیے اہل فروغ — دوستون کے واسطے آپ اپنا دشمن ہے چراغ

شعلہ ہائے داغ دل رہتے ہین روشن تاسحر — انکی بزم ناز مین جلتے ہین بے روغن چراغ
ہین تعلق ہائے دنیا سے بری اہل فروغ — کچھہ نہین رکہا گریبان آستین دامن چراغ
وصل کی شب وہ گئی شرم انتہائی شرم سے — کاروانِ مدعا کا بنگیا رہزن چراغ
داغ دل سے حسرتین جل جائنگین بے بیکسی — یون جلاتا ہے کوئی ظالم سر غربت چراغ
داغ دل ہے سوز الفت پا نہین سکتا فروغ — جل نہین سکتا کبھی توفیق بے روغن چراغ

غزل

سوز فرقت نے لگائی سارے پیراہن مین آگ — جب گریبان کو بجھایا لگ گئی دامن مین آگ
دل مین پوشیدہ رہا اسطرح سوز آرزو — جسطرح پنہان رہے خاکستر گلشن مین آگ
دیکہا سینا نہ لگ جائے کہین اے چارہ گر — گرمی زخم جگر سے رشتہ سوزن مین آگ
داغ بن بنکر یہ اکڑ وٹہتے ہین جوہر تیغ کے — گرمی خون نے لگادی سینہ آہن مین آگ
کچھہ نہ آیا ساتھہ جز داغ تمنا بعد مرگ — لے گئے دنیا سے ارباب ہوس مدفن مین آگ
جائے بلبل اب کہان شاخ نشیمن کے لیے — آتش گل نے لگادی ہر طرف گلشن مین آگ
دلکو داغون نے جلایا دل نے پہونکا جسم کو — اور ہر دے جسم نے توفیق پیراہن مین آگ

غزل

یون نکلتی ہے فریاد جنون دل سے الگ — جسطرح نالہ نکل جائے سلاسل سے الگ
کسقدر عبرت فزا تھا جلوہ طرز ستم — ہوش بنکر اڑگیا دم تیغ قاتل سے الگ
کیا غرض شوق کدورتہائے خاطر سے مجھے — مین وہ دریا ہون بہا کرتا ہون ساحل سے الگ
انکی بزم ناز مین ہون شکل تصویر خیال — داخل محفل ہون اور رہتا ہون محفل سے الگ
نکلین یہ ابکے میرے دل سے تمنائین میری — کاروان شوق نکلا اپنی منزل سے الگ
لے لیا بیتابی بسمل سے طرز اضطراب — نقش جوہر اڑگیا شمشیر قاتل سے الگ
محو غفلت ہے ابھی آغوش ناکامی مین دل — خار حرمان کھینچ لے اے چارہ گر دل سے الگ
داغ ناکامی پیا ہاتون نہین جو چھوٹ جائین — حسرتین ہوتی ہین دل سے مل کے مشکل سے الگ
یون رہا مدت تک ان دونون مین ربط باہمی — آرزو سے دل جدا اور آرزو سے دل الگ

کیا کرین توفیق ہمسر ارمان خضر رہنما | ہمکو طے کرنی ہین اور منزل سے منزل تک

غزل

سوز دروں سے پہونکتے ہین جگر کو ہم | بیٹھے ہوے خود آگ لگاتے ہین گہر کو ہم

جوش جنون مین گہر سے نکل کر تمام عمر | پلٹے نہ مثل نالۂ زنجیر گہر کو ہم

قسمت دکہا رہی ہے ہمین شام مرگ غم | امید کیا کہ دیکہ سکین اب سحر کو ہم

غم ہی رہا تو اپنی خوشی کا رہا ہمین | روتے ہی ہین تو خندۂ زخم جگر کو ہم

پیش نگاہ ہے غم پیری شباب مین | ہنگام شام دیکہ رہے ہین سحر کو ہم

توفیق یون پیام زبانی سے فائدہ | کیون کٹا کر زبان نہ دین نامہ بر کو ہم

غزل

بعد مردن بہی جو تہا ذوق جنون تقدیر مین | دفن ہونیکو ملی جا خانۂ زنجیر مین

تیرہ کام عالم حیرت نہین رکہتے فروغ | شمع کی حاجت نہین کچہ خانۂ تصویر مین

ایک ہی رنگ جنون کا ہے اثر دونو طرف | عالم دوران سر ہے پاؤن کی زنجیر مین

بیزبان ہون بہی تو گویا ایک زبان حال ہون | نالہ ایک رنگ خموشی ہے میری تصویر مین

کیون ہے ہر زخم جگر مین لذت گم گشتگی | او ستمگر کیا نہفتہ ہے تیری تیر مین

وہ شکستہ حال ہون مین کاتب تقدیر نے | حرف لکہے شکستہ نامۂ تقدیر مین

عالم ہی ہے میرا ہمسر انداز جنون | دہجیان اٹہے میرا دامن بہی میرے تصویر مین

سجدہ گاہ عشق مین ہین کفر و ایمان ہمنفس | شور ناقوس بتان ہے نالۂ تکبیر مین

جیمین ہے اڑجاؤن رنگ روے حیرت کی طرح | کہینچدے پرواز بہی مانی میری تصویر مین

کہل نہین سکتا کسی پر میرا انداز جنون | شور خاموشی ہے میرے نالۂ زنجیر مین

ہے تصور اوسکے خط سبز و روے صاف کا | زہر دیتی ہے مجہے قسمت ملا کر شیر مین

ہون وہ بلبل حسرت پرواز ہے دل مین میرے | اڑتا اڑتا رنگ بہر مانی میرے تصویر مین

اشتیاق قتل مین دلدادگان شوق کے | عکس مثل جوہر کو چہ شمشیر مین

کہل نہین سکتی زبان توفیق وصف زلف مین | پیچ پڑجاتے ہین لاکہون رشتۂ تقدیر مین

غزل

روح تہم تہم کے نہ نکلے یہ کوئی بات نہین
مرگ حسرت ہے مری مرگ مفاجات نہین

ہستی صانع اشیاء ہے ہستی میری
مین وہ دعوا ہون جسے حاجت اثبات نہین

وہ کرم ہون کہ نہین جسکو صلے کی خواہش
وہ ستم جسے خوئے مکافات نہین

ایک دل ہے مرے پہلو مین سو وہ بھی صدچاک
لائق نذر نہین قابل سوغات نہین

کیون لیے چلتے ہین تھامے ہوے ارمان مرے
دل ہے پہلو مین کوئی مست خرابات نہین

رک گئین سینہ مین آہین تو نکل آئے شرر
پھر یہ کیا ہے کہ جو تحلیل بخارات نہین

ہان نہ آنے دے نہ آئینگے کہ کوچہ تیرا
کعبہ امن نہین قبلہ حاجات ۔ نہین

کیا کرین آرزوئے عمر گذشتہ کی ہوس
ہو سکے جسکی تلافی یہ وہ مافات نہین

جلوۂ داغ ہے اک رنگ گداز حسرت
کوئی اعجاز نہین کوئی کرامات ۔ نہین

ہم سمجھتے ہین کہ دشوار ہے تغیر قضا
وہ اگر چاہین تو توفیق کوئی بات نہین

غزل

حرف اثنائے شکوہ بیجا نہین ہون مین
جھلکون وہان خم سے وہ صہبا نہین ہون مین

اظہار حال کرتی ہے خود خامشی مری
جلتا ہون مثل شمع یہ کہتا نہین ہون مین

دے اتنی گردشین نہ مجھے اے فلک
انسان ہون کوئی ساغر صہبا نہین ہون مین

ہین اور قصد دعوی نظارۂ جمال
کس طرح باور آئے کہ موسی نہین ہون مین

ممکن نہین تغیر احوال کیون میرا
تقدیر کا تو کوئی نوشتہ نہین ہون مین

ہے صورت حباب بقا اور فنا میری
ایسا ہون مستعار کہ گویا نہین ہون مین

اے خواب مرگ تا بکجا تیرا انتظار
جلد آکہ مدتین ہوئین سویا نہین ہون مین

مست نگاہ یار ہوان توفیق شکر ہے
منت کش پیالۂ صہبا نہین ہون مین

غزل

دل بیتاب ہون بیتابی دلکا تماشا ہون
تڑپ جاتی ہے بیتابی بھی میری جب تڑپتا ہون

خموشی مین بھی اپنا نقشۂ حیرت سناتا ہون
زبان حال سے تصویر کے پردہ مین گویا ہون

کہان ہے حسرت ناکام آئے جمع کرنیکو
مین آج اپنے دل بیتاب کے ٹکڑے اڑاتا ہون

یہ کیا شوق نظارہ ہے یارب کیا تماشہ ہے
نظر مین جلوہ گر ہین وہ مین مشتاق تماشہ ہون

مزا نظارہ باہم مین ہے اے جلوہ جانان
کہ تو میرا تماشہ ہو تو مین تیرا تماشہ ہون

کہین میرا تنزل ہے کہین میری ترقی ہے
کبھی دریا مین قطرہ ہون کبھی قطرہ مین دریا ہون

یہ کیا مجھپہ احسان ہے مری افتادہ حالی کا
برنگ سایہ اپنے پاؤن پر مین آپ گرتا ہون

سمجھ مین کچھ نہین آتا الہی کیا معما ہے
کہ ہستی مجھسے پیدا ہے کہ مین ہستی سے پیدا ہون

ہزارون حسن تمکین ملکر بنا توفیق دل میرا
سمجھ لینکو عالم ہون نظر انکو تنہا ہون

غزل

نکلا ہے دم تصور رخسار یار مین
آئینہ بند لاش ہو میری مزار مین

غفلت جدا سرشت بشر ہے ہنین کہین
بعد فنا بھی خواب اجل ہے مزار مین

کیا اور ہوگی خوبی تقدیر آئینہ
زانو یہ ہے کبھی تو کبھی دست یار مین

ہون وہ سیاہ بخت تمنا کے بعد مرگ
تابوت بھی اوٹھا مرا شب ہاے تار مین

آغوش شوق کہو سکے صد شکر قبر نے
توفیق لے لیا مجھے اپنے کنار مین

غزل

بمحشر کسیکی یاد قامت لیکے جاتے ہین
قیامت ہے قیامت مین قیامت لیکے جاتے ہین

بتا مین کیا کہ مرگ نامرادی کیسی ہوتی ہے
انہین سے پوچھئے جو دل مین حسرت لیکے جاتے ہین

تماشہ دیدنی ہے دیکھہ اگر بام پر تو بھی
شہید ناز کی احباب تب میت لیکے جاتے ہین

گلہ کیا دل سے حسرت لیکے نکلے بزم سے تیری
یہی بس ہے کہ ہم دلکو سلامت لیکے جاتے ہین

عدم کے جانیوالے سب چھپاتے ہین منہ اپنا
خدا جانے یہ کیا کیا ندامت لیکے جاتے ہین

ترے کوچہ سے لیجاتے ہین سیر چمن کی خواہش
کہ ہم جنت سے بھی ارمان جنت لیکے جاتے ہین

لئے جاتا ہے احسن عمل تو اپنا محشر مین
ہم اپنے ساتھ امید شفاعت لیکے جاتے ہین

ضرورت انکو سمجھنے کی نہین جسپر بتان مرنا
میرے ارمان مجھے کیون بضرورت لیکے جاتے ہین

عزیز گردش وحشت ہون لے توفیق مرکر بھی
بگولے سر پہ میرے خاک تربت لیکے جاتے ہین

غزل

ہنگام مرگ بیٹھے عصیان پہ رو رہے ہین
روئے سیہ ہم اپنا کسوقت دہو رہے ہین

کچھہ یہ بہی عرض کرلین اے بیکسی جگادے
آغوش لحد مین نالے مدت سے سو رہے ہین

نے یار میکدہ مین بادہ جہان کب رہا ہے
بوندین ٹپک رہی ہین پیمانے رو رہے ہین

کچھہ تو ہوس نکالین آخر نکلنے ایک دن
کیون دل مین بیٹھے ارمان عمر اپنی کہو رہے ہین

آرام گاہ دل مین دورہ ہے خامشی کا
غفلت تہپک رہی ہے ارمان سو رہے ہین

ہے رگ رگ مین خلش ہے دل مین خیال مژگان
پھر گشتہ آرزو مین ہم خار بو رہے ہین

توفیق بستر گل تہا فرش خار جنکو
وہ گل رخان رعنا ان مٹی مین سو رہے ہین

غزل

دل مین گنجائش شوق مژہ یار کہان
آبلے کو مرے تاب خلش خار کہان

پہونکدے دلکو ابہی اے تپش سوز جگر
پھر مرے بعد تری گرمی بازار کہان

ہے کوئی اور بہی دامن ترے جلوے کے لئے
بیوفا جائین ترے طالب دیدار کہان

کیا کرین لیکے تہ قبر تمنائے جنون
ہائے سر پہوڑنیکو وان تری دیوار کہان

کون سوئے ہوئے فتنہ کو جگائے توفیق
کون پوچھے کہ رہے راتکو بیدار کہان

غزل

اندہیر کب زمانہ مین اے بت ہوا نہین
کسدن بتا کہ چشم ترے سر سے نہین

پہرتے ہین مارے مارے ہزارون گنہگار بد
کوڑیکے مول کوئی انہین پوچھتا نہین

توفیق ایک حال ہے سبکا تہ زمین
وان کوئی بادشہ نہین اور گدا نہین

غزل

محمد مصطفے بس ہے اگر ہو ایک تو دل مین
سوا تیرے عبث ہے ماسوا کی آرزو دل مین

تو وہ ہے اولیا کو فخر تہا تیری غلامی کا
تو وہ ہے انبیا رکہتے تہے تیری آرزو دل مین

فنا اندر فنا اندر فنا ہے ایک دل میرا
بقا اندر بقا اندر بقا ہے ایک دل میرا

کہان سے اتنی وسعت لائے میرا ذوق کم ظرفی
تیرا سودا سمایا ہے سر مین تیری آرزو دل مین

خون رلاتی ہے مجھے قسمت تو شکوہ کیا کرون — رکھا توفیق گمنامی نے میرے مجھکو گم ران
ہون وہان زخم مین لبہائے گویا کیا کرون — کبھی آیا نہ ہونٹے سے خیال جستجو دل مین

غزل

پھر طور ہو تیری نگہ ہوشربا ہو — بیہوش ہون موسیٰ کی طرح ہمتو مزا ہو
رکھے ہوئے ہو ہاتھ مرے دوش پہ ساقی — اور تھامے ہوے مجھکو مری لغزش پا ہو
کیون ہم سے ہوا تھا یہی اقرار محبت — چاہین ہم اگر تمکو تو تم غیر کو چاہو
شرمانے لگے اب تو وہ ملنے کو بھی ہم سے — کمبخت ہوس کا مٹی ارمان کا برا ہو
دے ایسا کوئی نالۂ خاموش الٰہی — جسمین مرے ٹوٹے ہوے دلکی بھی صدا ہو
کچھ تیر کا بھی کام کرائے جلوۂ جانان — جو پار ہو دل کے کوئی ایسی ہی ادا ہو
کیا عرض کرے اس سے کوئی اپنی تمنا — جو نام سے بھی عرض تمنا کے خفا ہو
کیون روندتے ہو عاشق ناکام کی تربت — کیون اتنا غبار اس سے جو مٹی مین ملا ہو
ابھی نہین ہے غرض ہوس چہیڑ پہر اوس سے — بعد ایک زمانیکے جو پھر ملنے لگا ہو
پھرتے ہے طلبی جلوہ گہہ یار مین اپنی — جاتے تو ہین توفیق مگر دیکھیے کیا ہو

غزل

اسطرح خاموش کردے بلبل ناشاد کو — باغبان سے دے رگ گل لب فریاد کو
منصب دیوانگی بخشا جو زلف یار نے — شور زنجیر جنون آیا مبارک باد کو
بند تو رکھا مگر رکھا نظر کے سامنے — ہم اسیر مین بھی دیتے ہین دعا صیاد کو
مدتون ممنے نالونکی خبر اڑنے ندی — مدتون پر بند رکھا طائر فریاد کو
مفلسی مین بھی نہین رکھتے خریدار جفا — داد دیکر لیتے ہین ظالم تیری بیداد کو
دیکھتی ہین اے دل تیری رنگ آمیزیان — آج گلدستہ بنا دے نشتر فصاد کو
آپ ہین آوارگان زار پابندی پسند — ناتوانی خود قفس ہے طائر آزاد کو
دیکھکر آوارہ گلشن مین نسیم صبح نے — لے لیا دامن مین اپنے نکہت برباد کو
خوف رسوائی انہین اور مین ہون خاموشی پسند — وہ سنین گے کسطرح یارب میری فریاد کو

دیکھکر گیسو کو اپنے ہوگئے وہ بہی اسیر — دام نے پہانسا ہے الٹے دام مین صیاد کو
ناتوانی مین بنو پیر کیا پتہ چلیت مگر — ڈہونڈکر دل نے نکالا حسرت فرہاد کو
عمر کیا دیکھے تیرا جلوہ کہ نرگس کیطرح — مفت کی آنکہین ملی ہین کور مادر زاد کو
محشر آرا نگیا کیون میرا قتل بیکسی — بہا گئی رفتار کسکی خنجر جلاد کو
ناتوانی نے وہ ہنگامہ مچایا رات بھر — ڈہونڈتے ہی رہ گئی ہم صبح تک فریاد کو
یاد آئی جب ہمین سرگرمئی یاد بتان — ہم چراغ دیر سمجھے شعلۂ نشتر یاد کو
ہم تلاش ضبط مین نکلے تو تہے گھر سے مگر — مل گئی رستہ مین خاموشی لب فریاد کو
رکہتی ہے مری خوشی توفیق پہلو درد کا — زخم کا ہنسنا سمجھتا ہون مبارکباد کو

غزل

دل بہی پہلو مین نہو ذوق تمنا بہی نہو — جب نہون یہ تو کسیکی ہین پروا بہی نہو
ایک ہی رنگ مین ہو یرنگی و جلوہ گری — یعنی پنہان بہی نہو وہ کہ ہویدا بہی نہو
صدقے اے جذب تصور ترے یون لا انکو — کہ نظر سے بہی نہان ہون کوئی پردہ بہی نہو
خود نکل آئے کوئی صورت اظہار ایسی — انکو معلوم بہی ہو حال دل اخفا بہی نہو
بیم و امید کو اس سے کوئی پوچھے کہ جسے — خواہش مرگ بہی ہو مرگ گوارا بہی نہو
ان فسون ساز نگاہون کا تیرے کیا کہنا — دل بہی جو چہین لین پہلو سے تقاضا بہی نہو
مٹے یون صورت تصور خیال اے توفیق — کہ کسیکو خبر مرگ تمنا ۔ بہی ۔ نہو

غزل

مرجاؤن بہی جو مین تو کسیکو خبر نہو — ایسا مرا سفر ہو کہ گویا ۔ سفر نہو
آئے ہین جسکے وہ بس مدت خیال مین — یارب کہین خیال کو انکے خبر نہو
کیون یاد زلف مین نہو سر پھوڑنیکی فکر — سودا اگر ہو سر مین تو کیون دردسر نہو
اٹھتا ہے بار بار کوئی اضطراب مین — دیکھ اے دل حزین مرا درد جگر نہو
ماناکہ کوئی گوش بر آواز ہے جگر — کس کام کا وہ نالہ کہ جسمین اثر نہو
یارب وہ میرے پاس ہون فرصت ہو رات ہو — اور رات بہی وہ رات کہ جسکی سحر نہو

وہ گھر ہی کیا نہو جو تیری جلوہ گاہ ناز
وہ دل ہی کیا جو تیری تمنا کا گھر نہو۔

سرگرم اضطراب ہے سینہ مین کیون نہ شئے
توفیق برق خندہ زخم جگر نہو۔

سوت میری خانہ بردوشی کا کر دیگی عوض
اٹھے ہم صحرا نورد کو بزنگ گردباد

غزل

آج بر آئیگی حسن جلوہ گر کی آرزو
آج نظر بیخودی ہوگی نظر کی آرزو

ہے امید افزائے پیری عالم جوش شباب
رکھتی ہے شام ہوس کامی سحر کی آرزو

تم رہو ان گھر مین اگر میرے کیا سمجھون زمین
ٹھائے خانہ ویرانی ہے گھر کی آرزو

دل ایک نکلا جگر سے ناوک حسرت کیساتھ
دل کی حسرت سے الگ نکلی جگر کی آرزو

مدتہا دونو نکا ہے دالبستہ مشق ستم
سر کو خنجر کی ہوس خنجر کو سر کی آرزو

وقت پیری یاد آئیگا بہت عہد شباب
شام غربت بنکے نکلے گی سحر کی آرزو

گور مین جلکر بنیگی جب آئیگی گھر کی آرزو
خاک ہو کر بھی رہے دل مین سفر کی آرزو

مار ڈالیگی تعلق ہائے دنیا کی ہوس
ایک دن مٹجائیگی گھر مین گھر کی آرزو

ہستی داغ تمنا ہے حقیقت مین عدم
ورنہ مٹنے کے سوا کیا ہے شرر کی آرزو

گر یہی ناکامی ارمان اگر یون ہی رہی
داغ بنجائیگی جلکر عمر بھر کی آرزو

جب تلک ہے توفیق گم ہون میری شہرت کیلئے
عالم عنقا ہے گویا بال و پر کی آرزو

غزل

کفر گیسو نے کیا برد ایمان ہمکو
ایک کافر نے بنایا ہے مسلمان ہم کو

دل حیران زدہ کو دیکھ کے ٹکرے ٹکڑے
یاد آیا تیرا ٹوٹا ہوا پیمان ہم کو

روک لیتا ہے نقاہت مین غم وحشت سے
خار دامن کی طرح سایۂ مژگان ہم کو

ضعف مین تاب ہو کیون گردش پیہم کی
گردش رنگ ہو جب جنبش دامان ہمکو

تنگی حوصلۂ جوشش جنون سے توفیق
چاک دامن نظر آیا در زندان ہم کو

غزل

دے جا ہم کو ایساقی تو پیمانہ پہ پیمانہ
رہے آباد ہم رندونکے پر تیرا میخانہ

جسے چاہا اُسی نے تیغ و خنجر ذبح کر ڈالا
عجب قاتل ہے اے قاتل ترا انداز ترکانہ

پیالے آتے ہیں یوں جھونکے ہوائے چشم ساقی کے
کہ جیسے جھومتے آتے ہیں پیکر مستِ خانہ

در و دیوار سے دیوانگی پھر ون برستی ہے
یہی کیسکے جلوے سے بنا ہے گھر پریخانہ

برنگ طور ہوں محتاج نہیں اک ... جلوے کا
کبھی آجاؤ میرے سامنے ہی بے حجابانہ

پڑی ہے سر سے پا تک ہر نگاہ سحر فن اونکی
بنا لیتی ہے اک افسون میں عالم اپنا دیوانہ

خبر بسمل کی بسمل کو نہیں پھر دن یہ عالم ہے
الگ میں لوٹتا ہوں تڑپتا ہو دل جداگانہ

کمال ذوق مستی باعث تکلیف خاطر ہے
چھلک پڑتی ہے جب جب تو رو دیتا ہے پیمانہ

جلا لی شمع خط یار نے بزم نازمیں اپنی
ٹھہر کر بن گیا شعلہ دل بیتاب پروانہ

بلی ہے آگ میں تو نیق میری کشت ناکامی
ٹھہر پہنچا ہے گا جلکر میرے خرمن کا پروانہ

غزل

یوں آئے اس جہان میں بے بو و باش ہم
لایا قضا نے باتوں میں ہمکو اگا کے ساتھ

مفلس سے اونکے ہم کو نکلنے کا غم نہیں
غم ہے کہ نکلے غیر کے یوں مدعا کے ساتھ

وہ اور عہد مہر و محبت نباہ سکے
جس بیوفا کو آگ ہوا یدل وفا کے ساتھ

اللہ رے عندلیب اسیر قفس کا جذب
نکہت کیطرح اڑکے گل آئے صبا کے ساتھ

آخر دکھایا قسمت برگشتہ نے اثر
در وا زسے وہ پھر گئے توفیق آکے ساتھ

غزل

پیر من چکر پاؤں زخمی بال پر ٹوٹے ہوئے
دام صیاد کے یوں آئے ہم چھوٹے ہوئے

پاؤں میں گردش ہے اور گردشیں ہو لطف طیش
آبلے ہوں ابھی نہیں خار ہوں ٹوٹے ہوئے

نکلے گھر سے رات بھر گل چین ارمان نشاط
آتے ہو کسکی بہار آرزو لوٹے ہوئے

وہ شگفتہ پیر شکستیں دین جمال یار نے
حیرتیں پھرتی ہیں لیکر آئنے ٹوٹے ہوئے

اب کہاں وہ عالم ذوق پریشان خاطری
مدتیں گذری ہیں زلف یار سے چھوٹے ہوئے

یہ بھی قسمت ہے کہ نکلے خلوت جانا نسے غیر
رات بھر خواب تمنا کے مزے لوٹے ہوئے

طاقتِ پرواز لائیں اب کہاں سے ہمصفیر
ہیں پر پرواز بھی دلکی طرح ٹوٹے ہوئے

خانہ زادِ قفس ہو لیے ہوئے پرواز شوق
چپکے بیٹھے ہین درِ صیاد پر چھوٹے ہوئے

بیرزہ فریاد مین کیونکر سناؤن حال دل
سازِ ہستی مین میرے کچھ تار ہین ٹوٹے ہوئے

عمر بھر نہ پائیگی دل بستگی صیاد کو
یاد آئینگے اسیرانِ قفس چھوٹے ہوئے

ہنس لگ جاتی ہے جب اوٹھی نگاہ ناز کی
پھوٹکر روتے ہین دلکے آبلے ٹوٹے ہوئے

سرگذشت قیدِ فرصت سے کہین گے ہمصفیر
آرہے ہین ہم ابھی تو دام سے چھوٹے ہوئے

اب کہان توفیق وہ فریاد بیتابی کا زور
دم بھی ہے الجھا ہوا نالے بھی ہین ٹوٹے ہوئے

غزل

آہ جب دل سے نکالی جائیگی
کیا سمجھتے ہو کہ خالی جائیگی

بزم سے جب ہم نکالے جائینگے
غیر کی حسرت نکالی جائیگی

انسے خود اپنی نگاہ مست نازہ
دیکھیے کیونکر سنبھالی جائیگی

ہے نظر دلبر نگاہ یار کی
آج تو ظالم نہ خالی جائیگی

دست نازک پھر رنگے جائینگے آج
پھر رگِ برگِ حنا لی جائیگی

پھر شکایت میری اونکے سامنے
جو تنگے سانچے مین ڈھالی جائیگی

جمع ہین ارمان شہید ناز کی
دہوم سے میت نکالی جائیگی

کیا نہ آئینگے وہ آج اسے انتظار
کیا یونہی یہ رات خالی جائیگی

فاتحہ زندونکی ہوگی دہوم سے
قبر پہ خوب ڈالی جائیگی

وہ جوآئین بھی تو فرطِ رشک سے
آنکھ بھی اوپر نہ ڈالی جائیگی

عشقین کب تک سنبھالین جان کو
آگ نہ ایک دن جانیوالی جائیگی

لاش بھی میری پے منتق ستم
قبر سے باہر نکالی جائیگی

نے سبب انکو ہنین ہم سے غبار
سرتون پر خاک ڈالی جائیگی

جان آئے توفیق اونکے سامنے
ہائے مشکل سے نکالی جائیگی

غزل

کہہ تو رہا ہون ظالم وعدہ تیرا نہین ہے
تو جسکو توڑتا ہے وہ میرا دلِ حزین ہے

اچھی تو ہے نگاہ مہر و عتاب لیکن
دیکھ اور کوئی ہو گا اے شوق وصل جاناں
اف رے ادا فریبی ناز کرشمہ فن کی
کیا جانے تاک مین تھی لگی نظر فریبی
پھونکا ہے سوز دل نے ایسا کہ سر سے پا تک
جب تک تھا ناز تیرا میرا نیاز بھی تھا
دونو طرف اثر ہے اظہار مدعا کا
اے حسرت رہائی پھر کون تو کیسے پھر کون
پوچھوں تو کس سے پوچھوں ڈھونڈوں تو کیسے ڈھونڈوں

ایک تیر دلشکن ہے ایک تیر دل نشین ہے
تو جسکو ڈھونڈتا ہے وہ میرا دل نہین ہے
ظالم کی جو ادا ہے اک ناز آفرین ہے
مدت سے ہائے میرے پہلو مین دل نہین ہے
نالہ شرر فشان ہے فریاد آتشین ہے
اب مین بھی وہ نہین ہون اور تو بھی وہ نہین ہے
کچھ ہم بھی منفعل ہین کچھ وہ بھی شرمگین ہے
نازک ہے دام گیسو صیاد نازنین ہے
توفیق کہین ہی ہون اور میرا دل کہین ہے

غزل

پھولے چمنوں کا نظارہ نہ کرینگے
ٹکڑے ہو گریبان کیطرح دل تو بلا سے
دم گھٹنگے نکلجائے تو اچھا ہے نکل جائے
کہدو کہ جلائے وہ کسی اور کو جاکر
ناحق کی بلا اپنے گلے کون لگائے
کرلینگے موافق دل بیتاب کو اپنے
ساقی کو بجا لائنگے تسلیم ادب سے
کہدینگے بٹھا کر انہین حال اپنا کسیدن
میت کو میری لے تو چلین دوست اودہر سے
نکلے ہین کچھ اسطرح تیرے بزم سے ناکام
جو مانگتے ہون غیر کی جینے کی دعائین
جینا ہی اگر منحصر شوق ہے توفیق

اب ہم نگہ شوق کو رسوا نہ کرینگے
دامن کیطرح پاؤن پہ لوٹا نکرینگے
مرجائنگے اظہار تمنا نہ کرینگے
ہم منت اعجاز مسیحا نکرینگے
اب انکو گلے سے بھی لگایا نکرینگے
بیتابئ دل کا کبھی شکوہ نکرینگے
لیکن ہوس بادہ و مینا نہ کرینگے
پرواہ نہین اسکی کہ وہ پروا نکرینگے
کیا آج بھی وہ قصد تماشا نکرینگے
ہم آپ مین بھی آج سے آیا نکرینگے
کیا وہ مرا مرنا بھی گوارا نکرینگے
مرجائنگے جینے کی تمنا نکرینگے

غزل

ہون ستم پروردہ آسائش کہان میرے لئے
ہے میرے گہر کی زمین ہی آسمان میرے لئے

اف رے اشکو ریکسی شبہاے تار ہجر مین
شمع روشن ہے میرا ہر استخوان میرے لئے

لے چلا ہون ساتھ دنیاے ہجوم آرزو
ہے دم آخر غبار کاروان میرے لئے

وہ عدم ہون مین کہ ہے میرا عدم ہی اک وجود
بے نشان ہونا ہی میرا ہے نشان میرے لئے

صورت عنقا ہے میری بھی خیالی زندگی
ہستی وہمی ہے میری آشیان میرے لئے

میکشی ہے میری ہم پیمانۂ امیدا کشی
گردش ساغر ہے دور آسمان میرے لئے

کرتی ہے میری خموشی خود میرا اظہار حال
بیزبانی ہے میری گویا زبان میرے لئے

ہمرگ بیکسی ہون مین اسیر زندگی
ہر نفس میرا ہے اک دام نہان میرے لئے

ہون وہ بلبل شعلۂ گل کے عوض ارات بہر
داغ حسرت ہے چراغ آشیان میرے لئے

خاک اڑانیکو تمہی سینے کو ہر دم چاہیے
اک زمین دیکھئے لئے اک آسمان میرے لئے

کیا کہون توفیق راز عالم گم گشتگی
عالم عنقا ہے اندر از بیان میرے لئے

غزل

تم مین اے چارہ گر کیا نہین ایسا کوئی
کہینچ لے دل سے الگ خار تمنا کوئی

چونک اوٹھے خواب عدم سے نہین کشتۂ ناز
چہیڑ دے اے دہن زخم فسانہ کوئی

ذوق دیدار تھا کیون منحصر چشم کلیم
کیا نہ تھا اور ہوا خواہ تماشا کوئی

مختصر فرصت اظہار و ادب مانع شوق
کس طرح تمسے کرے عرض تمنا کوئی

کسطرح خاک پہ سر گھستے ہین پاکان جہان
دیکھیے انداز جبین سائیٔ دریا کوئی۔

کیسی گذری شب بیتابی شوق بیتاب
ہاے اتنا بھی نہین پوچھنے والا کوئی

کہینچکے پہلو سے ستمگر تیرے سوفار کیساتھ
دل نکلتا ہی تو ارمان نہ نکلتا کوئی

تو تو اے تیر نظر کام کئے جا اپنا
ڈھونڈھ لیگا میرا دل آپ بہانا کوئی

بے حجابی سے حجاب آنے لگا ہے انکو
ڈالدے اے نگہ شوق تو پردا کوئی

میری قسمت جو مجھے خود نہ ستاتی توفیق
کیا میرے نقش تمنا کو مٹاتا کوئی۔

غزل

کشتۂ بیداد کو رکھا نظر کے سامنے
لاش لٹکائی ہے میری قاتل نے گھر کے سامنے

یہ ہی حسرت کا تقاضا ہے کہ میں دیکھا کروں
خون میری چشم تر کا ہو میرے نظر کے سامنے

انفعال مدعا نے ایسا شرمندہ کیا
منہ چھپائے ہیں میرے نالے اثر کے سامنے

مجھ سے اٹھواتی ہے پھر ناز امید زندگی
پھر چلی قسمت میری پھر چارہ گر کے سامنے

ہوں میں وہ شوریدہ سر میرے سلاسل کے لئے
ٹوٹ کر حلقے گرے زنجیر در کے سامنے

مانع نظارہ نکلا خود ہجوم شوق دید
بن گیا کم بخت اک پردہ نظر کے سامنے

تیرے صدقے اے خیال یار دکھلا دے ذرا
کس طرح رہتے ہیں وہ تیر نظر کے سامنے

دل تنگ آکے ہو گئی برباد وائے بیکسی
لٹ گئی حسرت پہ تکیہ کر اپنے گھر کے سامنے

دل تنگ اب آتے ہوئے ہو کر کھا گئی ہوس
داغ نے قندیل لٹکائی ہے گھر کے سامنے

چارہ گر روتا ہے میرے سامنے میرے لئے
رو رہا ہوں بیٹھ کر میں چارہ گر کے سامنے

ہائے کن ناچاریوں سے وا ہے خواہ شوق ہے
طول حسرت نالہائے مختصر کے سامنے

گھر سے نکلوں کس طرح جوش کدورت ہائے دل
حائل اک دیوار کی صورت ہے در کے سامنے

دیکھنا گر ہو شکست قلب پر حسرت نگار رنگ
توڑ دے ساقی کوئی پیمانہ بھر کے سامنے

جھونکے آہ سرد کے پیری میں کہہ دیتے ہیں مجھے
ہے چراغ زندگی باد سحر کے سامنے

یادگار زندگی توفیق ہو لوں کس طرح
ہیں میرے اعمال سب میری نظر کے سامنے

غزل

پیکے دل داد ستم حد سے سوا دینے لگے
ہم نے انکو کیا دیا وہ ہمکو کیا دینے لگے

وہ زبان تیغ سے دینے لگے ہمکو جواب
ہم وہاں زخم سے انکو دعا دینے لگے

دیکھکر آمادہ نیرنگ شمر یاد جنوں
پاؤں کی زنجیر کے حلقے صدا دینے لگے

بڑھ گئی شورش تبسم ہائے قاتل کی کمی
بیمزہ ہو کر بھی زخم دل مزا دینے لگے

ہو سکے راز عدم کیونکر میرا راز وجود
جب مری گم گشتگی میرا پتہ دینے لگے

ہوں وہ بیکش دیکھکر گرم تلاش میکشی
ساغر مے پاؤں کے ہر آبلہ دینے لگے

ہم جب آئے حشر میں لیکر خیال قد یار
فتنہ ہائے حشر دیکر راستہ دینے لگے

ہون وہ بسمل دیکھکر بیخود تہ شمشیر ناز
دامن زخم جگر مجھکو ہوا دینے لگے

پہر فریاد ستم جوش طپش کام آگیا
ٹوٹکر سب آبلے ویکے صدا دینے لگے

وہ سبک پرہون کہ رنگ اڑے عاشق کیطرح
میری بیبے بال و پری مجھکو اڑا دینے لگے

دیکھکر دلکو ہم آہنگ ہوائے سرکشی
کاسۂ خالی کی صورت ہم صدا دینے لگے

وہ کف پائے نگارین سے اگر ملنے نگین
میرا خون آرزو رنگ حنا دینے لگے.

کس طرح حاصل ہوائے توفیق کام آرزو
آرزو جب دل مین ناکامیکو جا دینے لگے

غزل

کس طرح بزم سے اپنی مجھے ٹالے کوئی
نگہ ناز نہین ہون جو اٹھالے کوئی

خود نکل آئیگا پہلو سے تڑپکر مرا دل
پہلے ارمان تو مرے دل نکالے کوئی

بڑھگئی رشتہ تدبیر سے الجھن میری
مین وہ گیسو ہی نہین ہون جو بنالے کوئی

کوئی افتادہ ہوا ایسی کہ برنگ دامن
گر پڑون پاؤن پہ جب مین تو اوٹھالے کوئی

کیا کرے تو ہی بتا اے ہوس ناکامی
دلکو تھامے کہ تمنا کو سنبھالے کوئی

ہو نہین اک عاشق خودکردہ دلگیری شوق
صورت داغ کلیجے سے لگالے کوئی

وہ دیے جائینگے بیرحمی بیداد کی داد
کیا غرض اونکو اگر زہر بھی کھالے کوئی

میری مشکل کبھی آسان نہ ہوگی توفیق
شوق کانٹا نہین دل سے جو نکالے کوئی

غزل

دل مین جوش ہوس دل ہے خدا خیر کرے
قطرہ دریا کے مقابل ہے خدا خیر کرے

چرخ ہی ساتھ نہین انکے ستمگاری مین
مری تقدیر بھی شامل ہے خدا خیر کرے

ناتوانی نے کیا ہے مجھے پابند اپنا
شوق وابستۂ منزل ہے خدا خیر کرے

دل مین ہے پھر وہی گیسوئے مسلسل کا خیال
پھر وہی کشمکش دل ہے خدا خیر کرے

کس طرح مجھکو جلا لینگی امیدین مری
مر کے جینا بھی تو مشکل ہے خدا خیر کرے

پھر مرے داغ تمنا کو ہی دل سے چشمک
برق پھر طالب ساحل ہے خدا خیر کرے

دم تڑپکر نہ نکلجائے تڑپنے سے کہین
رشتۂ جان رگ بسمل ہے خدا خیر کرے

پہر وہی ہجر کی راتین وہی بیتابی ہے — پہر وہی ہم ہین وہی دل ہے خدا خیر کرے
شعلۂ شمع رخ یار جلا دے نہ کہین — دل بہی پروانون مین شامل ہے خدا خیر کرے
آجکل پہرتے ہین وہ قاتل عالم بنکر — تیغ گردنین حمایل ہے خدا خیر کرے
قتل کرتا ہے مجہے شوق شہادت اپنا — مری حسرت مری قاتل ہے خدا خیر کرے
لوگ کہتے ہین کہ آسان ہے مرنا توفیق — پر مرے واسطے مشکل ہے خدا خیر کرے

غزل

یونتو مری پرسش کو احباب تمام آئے — پر کوئی نہین ایسا کہ جو کام آئے
گیسو کی محبت مین دم سیر انکل جاتا — مرگ سحر غمکی یارب کہین شام آئے
پہر آپسے جانیکو آجائین تماشائی — پہر جلوہ دکہانیکو وہ برسر بام آئے
پہر میکدہ ہو ہم ہون اور سامنے ساقی ہو — وہ وقت خدا لائے پہر دور مین جام آئے
مرنیسے مرے فرصت ہان مل تو گئی ظالم — اب ذکر مرا کیون ہو اب کیون مرا نام آئے
حیرت ہے اسیری پر ان کہنہ اسیرونکی — جنکو نہ پہڑکنا بہی اب تک تہ دام آئے
ابتک جو وفا مین ہین انکا یہہ نتیجہ ہے — ہم جائین ترے گہر سے غیرونکا پیام آئے
پہولون نہ سمائیگا لاشہ مری تربت مین — جب پہول چڑہانیکو وہ فتنہ خرام آئے
مین گہٹکے جو مر جاتا کیا اونکو خبر ہوتی — صد شکر دم آخر نالے مرے کام آئے
بہیجا تو ہے نالونکو پہر کوچۂ جانان تک — توفیق خبر دلکی صبح آئے کہ شام آئے

غزل

یاد روے یار مین دم ہے نکلنے کے لئے — آفتاب زندگی ہے آج ڈہلنے کے لئے
اک دہوان بنکر جگر بہی اڑ گیا آہونکے ساتھ — کیا دہرا ہے اب ہمیرے سینے مین جلنے کے لئے
آجہی وہ آنیوالے ہین بڑی مدت کے بعد — آجہی کمبخت دم بہی ہے نکلنے کے لئے
چاہئے تم کو تو تو حاضر ہے ہند سکے عوض — میرا خون آرزو پاؤنمین ملنے کے لئے
دے اجازت اے شکوہ حسن بے پروا یار — منتظر ہے دیر سے حسرت نکلنے کے لئے
پہونکدے اے گرمی نگاہہائے بیکسی — رہگیا ہے ایک دل پہلو مین جلنے کے لئے

ہائے کیا بیٹھے گرایا ہے نگاہ یار نے
حکم ہے عاشق کی چشم شوق پر [illegible]
جب سے حائل ہے ہجوم داغہاے ضبط [illegible]
پھر خیال یار سے ہونے لگین تنہائیان
ساتھ ہم لائے ہین داغ آرزوے زندگی
آج پھر ہونیکو ہے بسمل مذاق زندگی
جان لیکر ہی رہا گیسوے جانانکا خیال

اک زمانہ چاہئے دلکو سنبھلنے کے لئے
بیٹھے ہین خلوت مین وہ کپڑے بدلنیکے لئے
ڈھونڈھتی ہے راستہ حسرت نکل نیکے لئے
مشغلہ ہاتھہ آگیا پھر دل بہلنے کے لئے
بزم ہستی مین برنگ شمع جلنے کے لئے
آج پھر وہ چال ہین خنجر کی چلنے کے لئے
یہہ بلا آئی تھی توفیق ٹلنے کے لئے

غزل

دیتی ہے تکلیف ظالم کو بھی خو آزار کی
فائدہ جیب و گریبان کے اگر پرزے ہوے
انفعال جان کنی نے مشکل آسان کی مری
ہم کو بھی طبع سیر کوچہ جانانکا شوق
عندلیب زار ہون صیاد اُڑجاؤنگا مین
تیر تہا خنجر نہ آیا ہاے لطف جانکنی
کیا خبر تہی خون مین نہلائیگا صیاد آج
بیخودی اچھی ہے پر اچھی نہین ہنگام دید
یادگل رنج اسیری داغ دل کنج قفس
شاخ نرگس خاک سے میری نکلتی ہے ہنوز
روز شب یارب کہا تا ہے زمانہ کس لئے
اک وتیرہ پر نہین رہتا کبھی [illegible] مزاج
ایک ہی جگہ مین [illegible] ہے ہم دونو کی سیر
[illegible] جب تصور ہے تمہی زلف یار
خون دل پیتا ہون اے توفیق خاموشی کے ساتھ

اشک خون روتی ہین آنکھین تیغ جوہر دار کی
دھجیان ہون آج جنون پیراہن پندار کی
ملگیا دل آب ہو کر دھار مین تلوار کی
جسطرح طبعی ہے عادت پاؤنکی رفتار کی
یاد ہے پرواز رنگ چہرہ بیمار کی۔
رہگئی دل مین تمنا مردن دشوار کی۔
رنگ لائیگی ہوس نظارہ گلزار کی
یہہ نہ سمجھین وہ کہین طاقت نہین دیدار کی
کچھہ نہ پوچھو کیسی گذری عندلیب زار کی
قبر سے پیدا ہے صورت حسرت دیدار کی
مجکو بھی سمجھا ہے کیا طاقت کسی بیمار کی
مین کیا نئے اعتدالی ہون مزاج یار کی
راہ ہستی و عدم طے صورت پرکار کی
کھینچ دی ظالم نے اک تصویر ساغر مار کی
مجھکو قسمت سے ملی قسمت لب سوفار کی

غزل

دل جو دے دلمین خیال چشم مستانہ بھی دے
صحن مین کعبہ کے یارب ایک میخانہ بھی دے

اپنی چشم مست کا کچھ عکس پیمانے مین ڈالدے
مے جو دینا ہو تو ساقی ساتھ پیمانہ بھی دے

شمع گر تو نے بنایا ہے مجھے دے داغ ہجر
لوٹنے کو اضطراب بال پروانہ بھی دے

دے ہجوم اور خیال جلوۂ روئے نگار
دل جو دے یارب تو دل مین اک پریخانہ بھی دے

کیا تعجب گر لگی آتش بیانی سے میری
شعلہ سان لب پر مرے تو میرا افسانہ بھی دے

فائدہ داغون سے کیا گر دل ہوا اجڑا ہوا
گنج دیتی ہے اگر قسمت تو ویرانہ بھی دے

کہہ جو تو او نے شہیدان وفا کی سرگذشت
لکھ کے خون دل سے قاصد میرا افسانہ بھی دے

کھینچ دے یارب مرے دلمین کوئی تصویر یار
ہمکنار کعبہ مجھکو ایک بتخانہ بھی دے

کیا تماشا ہے کہ دل بھی دے کوئی اور رنج بھی
قتل بھی بیجرم ہو وقت قتل کو جرمانہ بھی دے

مین پرستش خواہ ہون یارب خیال یار کا
کعبۂ دل مین مرے انداز بتخانہ بھی دے

ہے مری فرزانگی بھی ہائے وہ دیوانگی
داد جس دیوانگی کی ایک دیوانہ بھی دے

ہم تو کچھ کہدینگے اے توفیق حال دل مگر
رخصت اظہار پہلے رعب جانانہ بھی دے

غزل

جب رلایا مری بیتابی نے ہر پہلو سے مجھے
گوہر غلطان نظر آیا ہر ایک آنسو مجھے

روکنا اے ناتوانی ہاتھ سے جاتا ہون مین
وحشتین دیتی ہین تعلیم رم آہو مجھے

اوٹھکے وہ جانے لگے پہلو سے ہوش آنے لگا
کردے اب اے اضطراب شوق بیقابو مجھے

ایکدن مین بھی نہون تو بھی نہو کچھ بھی نہو
اسطرح اے بیخودی کھودے خودی تو بھی مجھے

ہے چراغ بیکسی ہر داغ پیش روے یار
تیرہ بختی ہے مری شام شب گیسو مجھے

جاگنا مشکل ہے محشر تک وہ محو خواب ہون
تکیہ پہلو ہے اپنی قبر کا پہلو مجھے

جذبۂ بے اختیار دل نے آخر کھو دیا
ہوتے ہوتے ہو گئی گم گشتگی کی خو مجھے

گھر مین بھی رہتا ہے اک عالم فشار گور کا
دیکھکر تنہا دباتا ہے مرا پہلو مجھے

ایک ایما پہ ترے کٹتی ہے مری زندگی
کم نہین تیغ فنا سے جنبش ابرو مجھے

ہائے کس پہلو پہ تڑپے یہ دل مضطر مرا — تنگیٔ زندان ہے یارب وسعت پہلو مجھے

ہون ریاض دہر مین توفیق آوارہ مزاج — جذب بیتابی لئے پھرتا ہے مثل بو مجھے

غزل

یارب خیال خندۂ ناز بتان ندے — ربط ہوائے خرمن و برق طپان ندے

ضبط اسکو کہتے ہین کہ نہو دلکو بھی خبر — دل اسکو کہتے ہین کہ جلے اور دہوان نہو

گو اوس ستم ظریف کا ہو بھی ستم شریک — ممکن نہین کہ داد میری آسمان ندے

دل اور اسکے سینکڑون ٹکڑے الگ الگ — ایک داغ شوق کوئی کہانکے کہان ندے

کیا جائین خدشۂ شش جہت ہستی و عدم — فرصت ہی جبکہ گردش ہفت آسمان ندے

آئینہ ہو ضمیر تو جوہر بھی صاف ہون — دل دے اگر خدا تو کبھی بدگمان ندے

ایفائے لاکھ زبانی سہی مگر — ایسا نہو کہ غیر کو ظالم زبان ندے

بچائے دل بچائے کوئی تجھسے کیا مجال — اے ناوک نگاہ تو جب تک امان ندے

لازم ہے ضبط سوز درون اسطرح کہ جسم — جل جائے بھی تو شعلہ کوئی استخوان ندے

ممکن نہین طلسم کہلے میری آہ کا — تا نالہ شعلہ زن ہو جگر دہوان ندے

توفیق کیا سنائینگے ہم انکو حال دل — اظہار مدعا کا جو موقع زبان ندے

غزل

وہ کیا جانے کہ دل کیونکر کسیکے دلسے ملتا ہے — کہ جنکو ملنے والونکا پتہ مشکل سے ملتا ہے

زبان حال سے کہتی ہے بربادی فرارونکی — عدم کا راستہ اجڑے ہوی منزل سے ملتا ہے

لبونپر تشنونکے ہے ہجوم العطش ساقی — پتہ شور رقیبانکا تیری محفل سے ملتا ہے

جھکی جاتی ہے گردن بار احسان مروت سے — ہم اوس سے سر سے ملتے ہین جو ہمکو دلسے ملتا ہے

نہین ملتا کسی سے سلسلہ اندوہ بیہم کا — اگر ملتا بھی ہے تو عاشقونکے دلسے ملتا ہے

گلے ملتے ہین باہم سرخرویان ہوس جیسے — گلا اسطرح میرا خنجر قاتل سے ملتا ہے

لپٹ کر زخم دل منہ چوم لیتے ہین محبت سے — تیرا تیر نظر او سنگدل جب دل سے ملتا ہے

لہو کے ساتھ اگر شوق مین دم بھی نکل آیا — فنا کا راستہ گویا رگ بسمل سے ملتا ہے

محبت میں نہیں ہے امتیاز ظاہر و باطن
کمال شوق بڑھتا ہے مراد لگی کدورت سے
الٰہی یہ بھی کیا خون گشتہ حسرت ہائے پنہاں کے
میں کیا بتلاؤں اے توفیق لذت درد پیدائی

نظر سے جب نظر ملتی ہے دل بھی دل سے ملتا ہے
وہ دریا ہوں کہ جسکا سلسلہ ساحل سے ملتا ہے
چمن میں رنگ گل کیوں میرے خون دل سے ملتا ہے
پتہ زخم جگر کا خنجر قاتل سے ملتا ہے

ٹھمریاں اسٹاوری

کرلے سنگار چھیل البیلی ساجن کے گھر جانا ہوگا
بن کے رنگیلی چھیل چھبیلی
ماتا پیتا کو چھوڑ اکیلی
ڈولیا لیکر کھڑے ہیں ساتھی
جی کے بھائے من کے پیارے
کیسی کٹیگی سنگ نہ ساتھی
کھڑی ہے در پہ کب سے سواری
چلی تو ہے تو سوچ کہ کیا ہے

نہالے دھولے کپڑے پہن لے پھر نہیں آنا ہوگا
اپنے سجن کی ادا البیلی سامنے تجکو جانا ہوگا
چلی نئے گھر نئی نویلی کیا تیرا من مانا ہوگا
بیگی چھیل او نیند کی ماتی دور یہاں سے جانا ہوگا
رخصت کرنے آئے ہیں سارے مل کے سب سے جانا ہوگا
راہ کٹھن ہے پیم نگر کی جیتے جی مر جانا ہوگا
سوچ سمجھ کر کرلے تیاری پھر نہیں تجھکو آنا ہوگا
لوگ نئے ہیں جوگ نیا نیا ہے غم تنہا کھانا ہوگا

اسادری

پیتم پیارے تیرے لئے ۔ بدنام ہوئی رے
تن من دھن اور لاج گنوائی ۔ آخر کو ناکام ہوئی رے
دیکھکے مکھ پا ونکے چھالے ۔ جوش جنوں نے پاؤں نکالے
پیتم پیارے تیرے لئے بدنام ہوئی رے
قید الم میں دل نے پھنسایا ۔ زلف گلے میں دام ہوئی رے
جسکے خودی کو مٹا رہی ہوں ۔ ہے عجب جشن آ رہی ہوں
پیتم پیارے تیرے لئے ۔۔ بدنام ہوئی رے
صورت غم سے دل ہے پریشان ۔ صبح کیسی شام ہوئی رے
حسرت و ارمان چل دے سارے ہوش و حواس خدا مان

دیس چھوڑا پردیس میں آئی ۔ تیرے لئے سب سہن سنائی
پیتم پیارے تیرے لئے بدنام ہوئی رے
پیتے گنگے کوس پہاڑ کالے ۔ چلتے چلتے شام ہوئی رے
جانکے تنہا جادہ صحرا ۔ بیڑی نکر پاؤں سے لپٹا
پیتم پیارے تیرے لئے ۔ بدنام ہوئی رے
کباب دلکو بنا رہی ہوں ۔ چشم نم آگین جام ہوئی رے
داغ جگر ہے خستہ امان ۔ طوق گلو ہے چاک گریبان
پیتم پیارے تیرے لئے بدنام ہوئی رے
اکیلے میں ایسی توفیق پیارے ۔ محبت خود کام ہوئی رے

چیتم پیارے تیت نے بدنام ہوئی

مالکوس

لاکہہ چہپے تو تیرے ہی گہر مین کعبہ ہو یا تہہ پنہانہ — ہمکو تو جانے یا کہ بجانے ہمنے تو تجہکو پہچانا
تن من سارا اپنا جلا کے راہ مین تیری آکے چہپے — مشتاق تو تیرے دونون نکلے شمع ہو یا پروانہ
تم تو سدہارے کچہہ نہ پوچہو کیسی گذری تم بن پیارے — ہمکو کالی ہجر کی راتین ہائے وہ جی کا گہبرانا
توفیق کسی سے مجہکو غرض کیا جاؤن کسی کیون اپنی ڈگر — جب سے پیا مین من مین سمائے آباد ہے میرا ویرانا

ملار

اَیو بدرا کارے کارے

بری بری بوندین برست جہر جہر

پون چلت پروائی سن ن ن ن

بجری چمکے جیا ڈرائے پیا نہین آئے

توفیق پیا بن کچہو نہ سہائے

بدرا پیا کو لے آرے جارے جارے

اَیو بدَرا کارے کارے

سارنگ

موے بتیان نہ بناؤ جاؤ — دیکہی توری پیت رے رسیان
موہے ستاؤ جیرا جراؤ جائے سوتنیا سے رین گنواؤ — یہی پیت کی ریت رے رسیان

سورٹھ

رنگی رے تجن سے لگن لاگی رے — سانولے سلونے سے نین لاگی
پیت کی ریت کوئی کیا جانے — وہی تن جانے جس تن لاگی
موپہ دیا کی نظر رکہیو ہی سجنا — مین تو تہارے چرن لاگی
جلت ہون جیسے بہکی گٹریا — عشق کی اگنیا تن من لاگی
توفیق پیا سے جب کہو تو لی — کٹہن پیا سے نین لاگی

ملار

اِدہر سے ہوتا جیئو رے او بانکے چتون والے یار
جیسے کوکے کویلیا دیئی ماری کہڑی پکارت ہون باربار

سارنگ

سوتنیا گہر جب آیا کرو جی تو بلم ہم سے بہی مل جایا کروجی
کب لگ نینان درشن بن ترسین الیا تو ست ترسایا کروجی

دادرا

دیکہو ری گیّاں اک بانکا سنوریا مورا بالا جنبوا لوٹو جائے
چہین جہپٹ واسے کیسے کرون ری مورا لبس نہ چلت کچہو ہائے ہائے

ملار

جانے دوجی سجنا ۔ رین اندہیری جیا گہبرائے
بجری چمکے یون جلے منوا لرجے بدرا جہر جہر میہا برسائے

دادرا

اوپنگہٹ والے ٹہورا پانی پلاوے

موری بال عمر یا مورا جبنا بالا توری چال نرالی تورا جپ ہے نرالا
لنک مٹک کی مٹکی منہ سے لگاوے اوپنگہٹ والے ٹہورا پانی پلاوے

میانکا ملار

کیسے ہوت واکا درشن

بادر گرجے کڑکڑ منوا دہڑکے دہڑ دہڑ دہڑ میہا برسے سن سن

نٹ ملار

لاگ رہی سوجی مہاراج

مورے پیا مورے گہر آئے جنم رہے شہرا ج

توفیق پیا کے ہم ہین داسی   رکھہ لو ہمری شرم لاج

گوڑسارنگ

کیسا جادو ڈلارے یار - ترپت ہون مین بار بار - کیسا جادو ڈالا رے یار

توری بانکی ادانے توبرچہی چلائی

توری ترچہی نجریانے ماری کٹار - کیسا جادو ڈالا رے یار - ترپت ہون مین بار بار

ملار

اُوبیرن موری بادریا   تم کاہے کو آئے برسن کو

اشک آنکھونسے روان ہین شکل ابر نوبہار   صورت نرگس سراپا بنگئے چشم انتظار

کہڑی ہون پیا کے مین درشن کو

کیون نہ لوٹے آگ پر کیون مضطرب کوئی ہو   دیکہنے والا ہی اے توفیق جب کوئی نہو

آگ لگے ایسے جوبن کو

بندرابنی سارنگ

کاہے کو کت توکیلیا دئی ماری

دل جلونکے سامنے مت کوک اتنا زور سے   ٹیس اوٹہتی ہے جگر مین ہائے تیرے شور سے

جاری جاری جاری جاری

کیا رکہا ہے پاس میرے شاد ہونیکے لیئے   دل ہے جلنے کے لیئے انکہین ہین رونیکے لئے

ہون مین جنم کی دکہیاری

شکر ہے گہر بیٹہے نکلین حسرتین دیدار کی   پردۂ دل مین دکہائی مجہکو صورت یار کی

توفیق پیا کے جاؤن بلہاری

سارنگ

مورے سیانگوا لے آری   جاری کوئیلیا بن باسی

فراق یار کا بار اتو سر سے ٹل نہین سکتا   چراغ زندگی توفیق اپنا جل نہین سکتا

مین پیا بن بہی اداسی   جاری کوئیلیا بن باسی

پیلو

کیا غرض مجھکو کسی سے ہون خوشی سے لاکھہ بار   شمع پر پروانے قربان بلبلین گل پر نثار
مین تقسم پرسے واری ساجنا

دو جہان بہی دین تو لینے کو کیون جاؤن مین   دو جہان مین مجھکو عزت ہے اگر کہلاؤن مین
ترے در کی بہکاری جی ساجنا

بت کا بندہ ہو برہمن شیخ کعبہ کا غلام   مجھکو ان دونون سے کیا مطلب ہے اور کیا اونکا کام
ہون مین چیرے تمہاری جی ساجنا

جسقدر آرام مین وہ آپکے سب رام مین   ہائے مین گمنام ہون اور میرے یہ دو نام مین
بتیا کی ماری جی بچاری جی ساجنا

بنگئی کیون جان پر توفیق کی کیا ہو گیا   دیکھتے ٹکڑے اڑگئے زخمی کلیجہ ہو گیا
کیسی ماری کٹاری جی ساجنا

مثلث

کہوئے گئے ہم خود بہی دلکو بہی گنوان بیٹھے   اور داغ ہوس دل سے افسوس مٹا بیٹھے
اک شمع جو روشن تہی اوسکو بہی بجہا بیٹھے

دیدار کی حسرتین ارمان تماشا مین   آخر اسے بدلے ہم جوشش تمنا مین
تصویر تری ظالم سینہ سے لگا بیٹھے

کیون قبر یہ آج اسکی جا سے نکلے ہوا کیا تھا   یون غیر کا مرنا بہی اچھا تہا برا کیا تھا
سوئے ہوئے فتنہ کو ناحق وہ جگا بیٹھے

کچھہ لی بہی خبر تونے اے بانئے شر آخر   دکھلایا تغافل نے تیرے یہ اثر آخر
ہم آپکو بہی بہولے دلکو بہی بہلا بیٹھے

ہم پہلو سے ارمان تھا ہر چند شبانہ اونکا   مٹنے نہ دیا لیکن انداز حجاب اونکا
وہ ہم سے الگ بیٹھے ہم اونسے جدا بیٹھے

صد شکر کہ آنا بہی کسوقت ہوا تیرا   صد شکر یہ کیا احسان ہے [illegible] تیرا

بجلی کے چمکنے سے نزدیک وہ آبیٹھے

کسطرحسے برآتی اک حسرت بجا تھی ملنا ہی تیرا گویا اپنی ہی تمنا تھی
ظالم تیرے ملنے سے ہم ہاتھ اوٹھا بیٹھے

کہنیکو تو کہہ گذرے گذری جو دل و جاںپر پچھتاتے ہین اب اپنی بیتابیٔ ارماںپر
کیون قصۂ غم چھیڑا کیون انکو رلا بیٹھے

ارمان کے طرح نکلے اور صورت ناز آئے توفیق وہ دل مین ہی شوخی سے نہ باز آئے
گھر پردے مین آبیٹھے پھر پردہ اٹھا بیٹھے

مثلث

چپ جو رہتی ہون کلیجہ کہچکے منہ کو آئے ہے کچھ جو کہتی ہون تو یہ ڈر ہے کہ وہ سن پائے ہے
یاد جب آئی ہے اُسکی جان پر بنجائے ہے

کہا لگےجی ہم نشینو عیش و عشرت کیا ہائے دل جلا قسمت مین ایسا کچھ نہ پوچھو ہائے ہائے
نالہ جو نکلے ہے منہ سے وہ دہوان بنجائے ہے

بڑہ گیا جوش جنون وحشت گلے کا ہار ہے اب کہان چلنا قدم تک بھی اوٹھانا بار ہے
اُلفت گیسوئے جانان بیڑیان پہنائے ہے

اے پپیہا بس خدا کیواسطے چپ ہو ذرا رات آدہی ہوگئی ظالم تجھے کیا ہو گیا
تیرے پی پی کہنے سے وہ بیوفا یاد آئے ہے

جا ری کوئیل باوری مت کوکہ اتنا زور سے ٹیس اُٹھتی ہے جگر مین ہائے تیرے شور سے
تو جدا اڑ جائے ہے اور وہ جدا اڑ جائے ہے

درد و غم بدلے غذا کے ہائے کب تک کہاؤن مین ہجر مین جیتی رہون کچھ روز یا مر جاؤن مین
کوئی پوچھے اوس مسیحا سے کہ کیا فرمائے ہے

ہائے گیا کم بخت کے آئی دل ناکام مین پہر چلا پہنسنے کو دل جیتے جی ہائے دام مین
آج پہر زلف ستمگر دوش پر لہرائے ہے

لگ گئی ہے اک جہری می غمکا بادل چہا گیا کوئی بتلائے یہ ساون ماس کیسا آگیا

چشم تر فرقت مین کسکی اشک خون برسائے ہے

کیون یہ آہ سرد کسواسطے رخ زرد ہے   اشک کیون آنکھون مین ہین دل کیون بہرا یا ہوا ہے

آج اے توفیق کیون اسطرح جی گبہرائے ہے

مثلث

بجلیان کانونکی تابان گہٹا مین آجکل   دیکہیے کسکو پہنسائیگی بلا مین آجکل

تیری زلفین یہ کالی رے سانوریا

لالہ وگل کو نکالیگی چمن سے دیکہنا۔   اور خون ٹپکوائیگی لعل یمن سے دیکہنا

تیرے ہونٹونکی لالی رے سانوریا

عاشقون کے جان و دل کیواسطے جنجال ہے   پہانس لینے کا نگاہ شوقکے اک جال ہے

تیری کرتی کی جہالی رے سانوریا

تجہکو سمجہون کیونکر کہین۔ ہین کہان یہ بانکپن   آجتک دیکہا ہوگا آسمان یہ بانکپن

تیری چہب ہے نرالی رے سانوریا

پہولکر پہلکر تنا مین کیاکہ یہ کیا بنگئی۔   ہان مگر توفیق کا نخل تمنا بنگئی

تیری جوبن کی ڈالی رے سانوریا

غزل سلطان

حور بن ہون جسکے حسن پہ قربان تمہین توہو   پریون کے ہوش اُڑائے وہ انسان تمہین توہو

جسکی ہے سبکو چاہ وہ ایجان تمہین توہو   عالم مین رشک یوسف کنعان تمہین توہو

کیون دہن ایک کے نہ رقابت ہو ایک سے   دل مین ہر ایک شخص کے مہمان تمہین توہو

شوخی کہان گئی وہ شرارت کہان گئی   دیکہو شب وصال پشیمان تمہین توہو

تیغ ادا سے جسنے کیا ہے ہمین شہید   کہتے ہو کیون نہین نہین ہان ہان تمہین توہو

دل لیکے کرنیوالے ستم مجہپہ بے قصور   مین خوب جانتا ہون مری جان تمہین توہو

سلطان یاک بازکا آیا ہے جس پہ دل۔   وہ خوش نصیب سے شہ خوبان تمہین توہو

اعلان

فدویکی دوکان قدیم سابق مین بازار پتھر گٹی پرتھی بوجہہ توسیع سڑک دوکان
بازار شیدی عنبر حیدرآباد مین قایم کی گئی ہے۔ دوکان ہذا مین ہر قسم
کتب عربی فارسی اردو ہر وقت موجود رہتے ہین قرآن مجید مترجم و غیر
حمایل شریف معرا و مترجم دعائین اور وظائف احادیث فقہ
تفاسیر تصوف نجوم رمل۔ صرف و نحو منطق تواریخ سوانحعمریان ناول نا
ڈراما قصہ جات دواوین مولود شریف گلدستہ ہائے قصائد
غزلیات و کتب درسی شرح و فرہنگ وغیرہ و کتب قوانین فوجداری
دیوانی و مال و پولس و بٹیل و پٹواریان وغیرہ کا بہت بڑا ذخیرہ ہمیشہ
رہتا ہے اور شایقین کو بہت رعایت سے دیا جاتا ہے اور تاجران کتب
بنرخ تاجرانہ مال روانہ کیا جاتا ہے دیہات اور اضلاع پر کتب بذریعہ
ڈاک وی پی روانہ کئے جاتے ہین جن صاحبین کو جس کتب کی ضرورت ہو طلب
فرماکر ممنون و مشکور فرمائین

سید جہانگیر تاجر کتب بازار شیدی عنبر

حیدرآباد دکن